ہمیں
امیر اہلسنت
سے پیار ہے

ہمیں امیرِاہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے پیار ہے !

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور علمائے کرام کی شفقت ومحبت کے نتیجے میں ''ہمیں امیر اھلسنت سے پیار ہے'' شائع کرنے کا شرف حاصل ہوگیا۔ چونکہ اس کتاب کو سالانہ اجتماع میں لانے کا ارداہ تھا لہٰذا فقط جمع شدہ تاثرات کو شاملِ اشاعت کیا گیا، بلکہ ان میں سے بھی کئی عجلت کے باعث رہ گئے، ابھی بے شمار علمائے کرام باقی ہیں جن کے تاثرات حاصل کرنے میں راقم کی مصروفیت آڑے آگئی، ایسے علمائے کرام سے بے حد معذرت خواں ہوں۔ ان شاء اللہ عزوجل بہت جلد اس سلسلے کے دوسرے حصے میں اس کی کمی کو پورا کردیا جائے گا۔ ہماری مطالعہ فرمانے والے مسلمان بھائیوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اس کتاب کو عوام وعلماءِ اہلسنت تک پہنچا کر احسان عظیم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ہمیں اپنے اکابرین کے فیوض برکات سے مالا مال ہونے کی توفیق مرحمت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی آمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

خادم مکتبہ اعلی حضرت (رضی اللہ تعالی عنہ)

محمد اجمل قادری عطاری

۲۷ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق 16 ستمبر 2001

عرض مؤلف

الحمد للہ عزوجل راقم الحروف کی ایک عرصے ''امیر اھلسنت مدظلہ العالی'' سے فیوض وبرکات کی دولت سمیٹ رہا ہے مجھے دُور سے بھی آپ کی شخصیت کے مشاہدے کا شرف حاصل ہوا اور بے حد قریب رہ کر بھی، الحمد للہ راقم نے آپ کو ہر لحاظ سے کامل پایا۔

آپ عام لوگوں کے سامنے جس قسم کا طرزِ عمل اختیار فرماتے ہیں، گھر کے افراد اور پرانے قابلِ اعتماد اسلامی بھائیوں کے سامنے بھی اس میں کوئی فرق پیدا نہیں ہونے دیتے، کیونکہ فرائض وواجبات سنن ومستحبات پر مستقل عمل آپ کی عادت بن چکی ہے اور جب کوئی فعل انسان کی عادت میں شمار ہوجائے تو اس کی ادائیگی میں کسی قسم کے تکلف کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی بلکہ بغیر کسی مشقت کے فاعل سے وہ افعال، صادر ہوتے چلے جاتے ہیں اس کے برعکس عام مشاہدہ یہ ہے کہ انسان لوگوں کے سامنے ''عزت بنانے یا انہیں اپنے بارے میں بدگمانی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے'' بہت تکلف اور احتیاط سے کام لیتا ہے، لیکن جب

رکھتے ہیں، سلف صالحین کی طرح آپ کی شاہکار تصنیف عظیم وکتاب مستطاب ''فیضانِ سنت'' اور دیگر رسائل اور مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی شب وروز تبلیغ اور احیاءِ سنت رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ان تھک کوشش، یہ سب کچھ مولانا موصوف کا عمل بن چکا ہے۔ حضرتِ موصوف ہمارے لیے گرانقدر سرمایہ ہیں۔ اللہ تعالی جنابِ محترم، رہبرِ شریعت وطریقت، عمدۃ الواصلین، عاشقِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابوالمعالی مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کی سعی بلیغہ کو قبول فرمائے اور ان کے ساتھ پورا تعاون کرنے کی روفیق عطا فرمائے۔ بندہ ناچیز کو دعوت اسلامی سے زیادہ میل جول نہیں تھا، اتفاقاً ہماری جامع مسجد غلہ منڈی پاک پتن شریف میں دعوت اسلامی کے دوست رمضان شریف کے آکری عشرہ میں برائے اعتکاف تشریف لائے اسی رات خواب مین مجھے موصوف مولانا محمد الیاس عطار صاحب قادری مدظلہ العالی کی زیارت ہوئی اور آپ نے مجھے اپنی کتاب فیضانِ سنت عطا فرمائی۔ یہ معاملہ خواب تھا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دعوت اسلامی کے دوستوں نے مجھے من وعن کتاب ''فیضان سنت'' عطا فرمائی تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ اللہ تعالی کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور یقیناً کامیاب ہوں گے اس دن سے

''مجھے دعوت اسلامی سے پیار ہو گیا۔''

اللہ تعالی اپنے کرم وفضل سے دعوت اسلامی سے پورا پورا تعاون کی توفیق بخشے، آمین۔

محققِ جلیل ، عالمِ نبیل، عاشقِ خیر البشر صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب مدظلہ العالی

حامداً ومصلیاً السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

برادرانِ عزیز ومحترم اراکین مکتبہ اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ،

خیریت مطلوب یادآوری کے لیے بے حد ممنون ہوں، خداوند کریم آپ کو جزاءِ خیر سے نوازے، نیک ارادوں میں رفعت دے، استقامت بخشے اور کامیاب فرمائے۔ ہم سب کو وقت کے تقاضوں سے آگاہ ہونے اور ان سے صحیح طور پر عہدبرآمد ہونے کی توفیق ارزانی کرے۔ آمین ثم آمین علیہ والہ الصلوۃ والتسلیم

فرمان واجب الاذعان کے جواب میں تاخیر کا سبب جبلی سستی اور تقاضاءِ عمر کے علاوہ آپ کے عطا کردہ القابات کی کسوٹی پر اپنے آپ کو پرکھنے پر غور کرنا اور یہ سوچنا بھی تھا کہ ان میں کیا مناسبت اور کون کون سی مشابہت ہے۔ ادھر یہ ارشاد واجب النقیاد کہ کسی مسلمان بھائی کو خطاب کرتے وقت اسقدر نہ بڑھاؤ کہ وہ نفس وشیطان کے دام فریب میں گرفتار ہوکر خود بینی، خودنمائی، خود پسندی، کبر اور عُجب کی دلدل میں غرق ہوجائے کہ من آنم کہ من دانم

بہر حال اللہ تعالیٰ کی شان ستاری پر قربان، کہ اس نے آپ جیسوں کے مخلص دلوں میں یہ حسن ظن پیدا فرمادیا۔ فالحمدللہ ثم الحمدللہ
بالاختصار عرض آنکہ میں حضرت علامہ قادری صاحب دام ظلہ العالی کے متعلق ذاتی طور پر کچھ معلومات مہیا کرنے سے معذور اور قاصر ہوں۔ صرف ایک بار یہاں گجرات ہی میں آپ کی زیارت اور ملاقات اور چند منٹ آپ کی صحبتِ فیض درجت کی سعادت نصیب ہوئی، آپ کی سادگی، بے ریائی، بے تکلفی، اور حلم واخلاص نے بے حد متاثر کیا۔ میں نے اپنی منظوم کتاب **" کرنیں "** پیش کی سرورق پر مولانا ظفر علی خاں مرحوم کا شعر

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر عثمان وعلی رضی اللہ عنہ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرق نہیں ہے چاروں میں

تھا، پڑھ کر فرمایا "چاروں کے درجات میں بڑا فرق ہے"۔ میں نے عرض کی کہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد ہے **" تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض "** دوسرے مقام پر ہے **" لانفرق بین احد من رسلہ "** **درجے الگ الگ ہیں مگر کسی کی شانِ رسالت کا انکار نہیں۔** ویسے ہی اس شعر میں شیعوں کو جواب دیا گیا ہے کہ "صحابہ کرام کی شان صحابیت کا انکار نہیں، درجے اور مراتب کا فرق اپنے مقام پر درست ہے" اس جواب پر آپ نے کمالِ حلم اور حسن اخلاق سے اطمنان کا اظہار فرمایا اور ضد و تعصب سے قطعاً کام نہیں لیا، خاموشی اختیار فرمائی۔

نیز قوم کی اصلاحِ حال پر آپ کی سعی جمیلہ اظہر من الشمس ہیں بڑے سے بڑے مخالف کو دم مارنے اور انکار کرنے کی جرأت نہیں ہوسکتی، خدمت دین اور اصلاح قوم میں آپ کی کوششوں کی کامیابی کے بیان سے قلم قاصر اور زبان عاجز ہے۔

حدیث مبارکہ: تم میں سے کوئی برائی (خلافِ شرع کام) دیکھے اسے چاہیے کے قوتِ بازو اس کو بدل دے (روکے) یہ کام صاحبِ اختیار لوگوں کا ہے۔ اگر یہ نہ کرسکے (اختیار واقتدار کا مالک نہ ہو) تو زبان سے اسے روکے، یعنی شریعت کے احکام بیان کرے، اس برائی کا انجام بتائے اور حسبِ توفیق لوگوں کو ان سے باز رکھے (یہ کلام علماء کا ہے کہ وہ عوام کے مقتدیٰ اور اپنے عقیدت مندوں کے پیشوا ہیں)۔ یہ بھی نہ کرسکے۔ لوگ اس کی نہ سنیں اور نہ مانیں یا اشرار کا غلبہ ہو اور بیان نہ کرنے دیں تو دل سے اس کام کو بُرا جانے اور ان کا ساتھ نہ دیں، الگ ہوجائے تاکہ ان کو معلوم ہو کہ یہ ہم سے بے تعلق اور بے زار ہے۔ اس سے اگلی عبارت یہ ہے کہ یہ تیسرا درجہ اضعف الایمان ہے۔ جو ایسا بھی نہ کرسکے گا ان کی ہاں میں ہاں ملاتا رہے گا، دنیوی تعلقات کو دینی احکام پر ترجیح دے گا اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جبکہ اضعف کو ضعیف سے اسم تفضیل بنائیں، لیکن بعض (گو وہ شاذ ہی ہوں) کہتے ہیں کہ اضعف ضعیف سے بنا ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ ایمان کا بڑا اور کئی گنا درجہ ہے اور یہ کام اہل دل اور اہل اللہ کا ہے کہ دل کی توجہ اس برائی کرنے والوں کے دل اس سے پھیر دیں۔

ہمارا اسلام

اولاد کی صحیح تربیت نوافل میں مشغولیت سے بہتر ہے (ردالمحتار)

اہلِ اسلام اہلِ سنت وجماعت کی صحیح رہنمائی کرنیوالا مسلمان بچوں اور بچیوں کو سچا پکا سنی حنفی محمدی بنانے والا ایک نفیس ومبارک سلسلہ

یعنی

مرتبہ

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی

شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات (ٹرسٹ)
حیدرآباد (سندھ) پاکستان

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸- اردو بازار لاہور

مطبع — ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل — رجب 1424ھ / اگست 2003ء
ہدیہ — -/140 روپے

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے اس لیے
کہ ان کے کفرِ باطنی کو خدا اور رسول نے واضح کیا اور فرمادیا کہ یہ منافق ہے۔ اب
اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت یقین کے ساتھ منافق نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ نفاق
کی ایک شاخ اس زمانے میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بدمذہب اپنے آپ
کو مسلمان کہتے ہیں، اور دیکھا جاتا ہے کہ دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین کا انکار
بھی ہے۔ کافروں میں سب سے بدتر منافق یہی ہیں اور ان کی صحبت ہزاروں
کافروں کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتے ہیں۔

سوال ۵۳: کافر کی بخشش اور نجات کے لیے دُعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دُعا کرے یا کسی مُردہ
مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی (جنتی) کہے وہ خود کافر ہے۔

سوال ۵۴: کافر کو کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ کسی خاص
شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر یا معاذ اللہ کفر پر
ہوا تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس کے یہ معنیٰ
نہیں کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اُس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر
کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے، تو جب کوئی کافر اپنے کفر سے توبہ
کئے بغیر مرگیا تو ہم کو خدا ورسول کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں، اس کی
زندگی اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے
ہیں اور خاتمہ کا حال علمِ الٰہی پر چھوڑ دیں جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اس سے
کوئی قول وفعل خلافِ ایمان ثابت نہ ہوا ہو تو فرض ہے کہ ہم اسے مسلمان ہی
مانیں اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں، شریعت کا مدار ظاہر پر ہے
اور روزِ قیامت ثواب یا عذاب کی بنیاد خاتمہ پر ہے۔

سوال ۵۵: اس اُمت میں گمراہ فرقے کتنے ہیں؟

حرام الفاظ اور کفریہ کلمات کے متعلق علم سیکھنا فرض ہے۔
(فتاوٰی شامی جلد ۱ صفحہ ۱۰۷)

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

حرام الفاظ اور کُفرِیَّہ کلِمات کے مُتعلِّق علم سیکھنا فرض ہے۔ (فتاوٰی شامِی ج ۱ ص ۱۰۷)

کفریّہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

مُؤَلِّف:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نام کتاب: کفریّہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

مؤلف : شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

سالِ اشاعت: شوال المکرم ۱۴۳۰ھ، اکتوبر 2009ء

ناشر: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی سات شاخیں:

(1) مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

(2) مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

(3) مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

(4) مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

(5) مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

(6) مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد

(7) مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

تصوُّر کیا تو بیشک جس جس کا ایسا خیال ہوگا وہ سب بھی کافِر و مُرتَد ہیں اور ان سے وُہی مُعامَلہ برتنا واجِب جو مُرتدین سے برتا جائے! اوران کی شرکت کسی طرح روا نہیں، اور شریک ومعاون سب گنہگار۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

کافِر کو مرحوم کہنا کیسا؟

سُوال: اپنے مرے ہوئے مُرتَد باپ کو مرحوم کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اِرتِداد کا علم ہونے کی صُورت میں مرحوم کہنا کُفر ہے۔ صدرُالشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقہ، حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''جو کسی کافِر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفِرت کی دُعا کرے یا کسی مُردہ مُرتَد کو مرحوم (یعنی رحمت کیا جائے) یا مغفور (یعنی مغفرت کیا جائے) یا کسی مرے ہوئے ہندو کو بَیکُنٹھ (بے۔کُن۔ٹھ) باشی (یعنی جنّتی) کہے وہ خود کافِر ہے۔''

(بہارِشریعت حصّہ ۱ص ۹۷)

نماز اور درسِ فیضانِ سنّت میں والِدَین کیلئے دعائے مغفِرت کا نازُک مسئلہ

سُوال: اگر کسی کے والِدَین یا دونوں میں سے ایک کافر یا مُرتَد ہو تو وہ فیضانِ

سنّت کا درس دینے کے بعد یہ دعا: ’’**یا اللہ** ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔‘‘ کر سکتا ہے یا نہیں؟ نیز نَماز میں اس قراٰنی دعاء **رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ**...... کا یہ حصّہ **رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ** اِلخ (یعنی اے ہمارے پروردگار! میری اور میرے ماں باپ کی مغفِرت فرما۔ اِلخ) پڑھے یا نہیں؟

جواب: اگر والِدَین **کافِر** ہوں تو اُن کے لئے دعائے مغفِرت کرنا کُفر ہے۔ اِس لئے درسِ **فیضانِ سنّت** میں دعا کے یہ الفاظ ’’ہمارے ماں باپ کی‘‘ نہ بولے بلکہ اِس طرح دعاء کرے: **یا اللہ** ہماری اور ساری امّت کی مغفِرت فرما۔ نَماز میں بھی ایسی دعا نہیں پڑھ سکتا۔ اگر سُوال میں مذکور دعاء کا ترجَمہ جانتا ہے کہ والدَین کی بخشش کی دُعا اس میں ہے اور جانتا ہے کہ اس کے والِدَین کافر یا **مرتد** ہیں پھر بھی جان بوجھ کر اپنے والدَین کی مغفِرت کی نیّت سے اِس نے یہ دُعا کی تو اس دُعا کرنے والے پر حکمِ **کفر** ہے اور **توبہ و تجدیدِ ایمان اس پر** فرض ہے۔

خاندان کا کوئی فرد بِالفرض کافِر ہو تو....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ یا خاندان کا کوئی فرد اگر

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ
اسلامی عقائد سنیوں کے سچے معتقدات واجب الحفظ مسلمانان
و مطالعہ اہل ایمان مستحبہ
حصہ اول
بہار شریعت
مصنفہ
جناب مولنا مولوی حکیم ابوالعلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی
سنی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم

کفر کی مغفرت نہ ہوگی باقی سب گناہ اللہ عزّوجلّ کی مشیّت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔
عقیدہ: مُرتکب کبیرہ مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا خواہ اللہ عزّوجلّ اپنے محض
فضل سے اس کی مغفرت فرمادے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت کے
بعد یا اپنے کیے کی کچھ سزا پاکر اس کے بعد کبھی جنّت سے نہ نکلے گا **مسئلہ** جو کسی کافر
کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دُعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مُردہ
ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے **عقیدہ** مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات
دین سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان
یا معاذاللہ کفر پر ہوا تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس
سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر
میں شک بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے خاتمہ پر بنا روزِ قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے
اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بُت پرست مرگیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں
کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں اس کی
زندگی میں اور موت کے بعد تمام وُہی معاملات اُس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں۔
مثلاً میل جول، شادی بیاہ نماز جنازہ کفن دفن جب اُس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اُسے
کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علم الٰہی پر چھوڑیں جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اس سے
کوئی قول و فعل خلاف ایمان نہ ہو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی مانیں اگرچہ ہمیں اس کے
خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اُسے کافر کہو گے
اُتنی دیر اللہ اللہ کرو یہ ثواب کی بات ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا
وظیفہ کرلو مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو نہ یہ کہ اپنی صلح
کل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو **تنبیہ ضروری** حدیث میں ہے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی
ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً یہ اُمت تہتّر فرقے ہو جائیگی ایک